

عبر و غیرہ خوشبوئیں  
ملا کر تیار کرتے ہیں  
غالیہ مود سے مراد  
ہے ایسا محبوب،  
جس کی زلفیں اس  
مرکب خوشبو میں بسی  
ہوئی ہوں۔

**مشرح :**  
اس غزل کے دوسرے  
شعر سے معلوم ہوتا  
ہے کہ آخری وقت  
ہے۔ نزع کی حالت  
طاری ہے۔ عاشق  
کو محبوب کا انتظار  
ہے۔ اسے تسلی دینے  
کے لیے دوست احباب  
کہہ رہے ہیں کہ وہ  
آئے، وہ آئے،  
لیکن عاشق نے ان  
کے چہروں سے  
اندازہ کر لیا کہ محبوب  
کی آمد کوئی معمولی  
چیز نہیں۔ بادشاہوں

ہوں کشمکش نزع میں، ہاں، جذب محبت  
کچھ کہ نہ سکوں، پر وہ مرے پوچھنے کو آئے  
ہے صاعقہ و شعلہ و سیماں کا عالم  
آنا ہی سمجھ میں مری آتا نہیں، گو آئے  
ظاہر ہے کہ گھبرا کے نہ بھاگیں کے نکیرین؟  
ہاں منہ سے مگر بادۂ دوشینہ کی بو آئے  
جلاد سے ڈرتے ہیں، نہ دواعظ سے جھکرتے  
ہم سمجھے ہوئے ہیں اُسے، جس بھیس میں جو آئے  
ہاں، اہل طلب! کون سُنے طعنہ نایافت  
دیکھا کہ وہ ملتا نہیں، اپنے ہی کو کھو آئے  
اپنا نہیں وہ شیوہ کہ آرام سے بیٹھیں  
اُس در پہ نہیں بار تو کعبے ہی کو ہو آئے  
کی صم نفسوں نے اثرِ گریہ میں تقریر  
اچھے رہے آپ اس سے، مگر مجھ کو ڈبو آئے  
اس انجمن ناز کی کیا بات ہے، غالب!  
ہم بھی گئے واں اور تری تقدیر کو رو آئے